Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

فون
213029

CPL
61

جلد 48-83 نمبر 61

بدھ 18۔ ذیقعدہ۔ 1418ھ 18۔ امان 1377ہش 18۔ مارچ 1998ء

توبہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشی

اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیاباں میں کھانے پینے سے لدا ہوا گم شدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیاباں میں اس کی اونٹنی گم ہوگئی۔ حالانکہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب سامان لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور ادھر ادھر تلاش سے ناامید ہو کر شدت غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اچھل پڑا، اونٹنی کی نکیل پکڑی اور خوشی کے عالم میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہو کر وہ الٹ کہہ گیا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگے رہو (عبادات کرو) اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔ جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے (-) بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے (-) اپنے (-) ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آجاوے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔ دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور (صاحب ایمان) پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک وہ بلائے ناگہانی۔ اس بلا سے خدا بچا لیتا ہے۔ پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 63)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

بدھ 18- مارچ 1998ء

7-00 صبح۔ طبی معاملات مہمان ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
10-00 صبح۔ ترجمہ کلام الہٰی کلاس
1-00 دوپہر۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
8-00 رات۔ ترجمہ کلام الہٰی

جمعرات 19- مارچ 1998ء

10-00 صبح۔ ترجمہ کلام الہٰی کلاس
1-15 دوپہر۔ پیرہن
4-00 سہ پہر۔ کوئز تاریخ احمدیت
8-00 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس

اعلان

○ ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب

ماہ مارچ 98ء میں اطفال کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ دوم" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ۔ پاکستان)

احباب جماعت تقریر اور تحریر کے میدان میں ترقی کرنے کی کوشش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ بولنے اور لکھنے کی طرف توجہ کرو۔ مگر اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہر شخص جو کچھ لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ کئی لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے مضمون بھیجا تھا۔ مگر ایڈیٹر نے درج نہیں کیا میں کہتا ہوں۔ ایڈیٹر اسی لئے رکھا جاتا ہے۔ کہ مضمون کو درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور دیکھے کہ کون سا مضمون درج ہونے کے قابل ہے اور کون سا نہیں۔ یہ اس کا فرض ہے۔ اسے کرنے دو۔ اور اس کی جگہ نہ چھینو۔ اگر ایسا ہو کہ جو کچھ کوئی لکھے وہ ضرور چھپ جائے۔ تو پھر ایڈیٹر رکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک پوسٹ بکس لگا دیا جاتا۔ جو کچھ کوئی اس میں ڈالتا وہ کاتب نکال کر لکھ دیتا اور اس طرح اخبار تیار ہو کر شائع ہو جاتا۔

پس ضروری نہیں کہ ہر ایک مضمون جو لکھا جائے وہ ضرور اخبار میں درج ہو جائے۔ ایڈیٹر جس کو مناسب سمجھے گا۔ شائع کرے گا۔ لیکن ہر ایک کو چاہئے مضمون نویسی کی مشق ضرور کرے۔ اور کوشش کرے کہ اس کا مضمون اخبار میں درج ہونے کے قابل ہو جب وہ اس قابل ہوگا۔ تو ایڈیٹر کیوں نہ درج کرے گا۔

لیکن مشق کے لئے مضمون کا اخبار میں چھپنا ضروری نہیں بلکہ تم اپنے احباب اور دوستوں کو خطوط لکھ کر لکھنے کی مشق کرو۔ ایڈیٹر اگر تمہارے مضمون کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ تو تمہارے دوست ایسا نہیں کریں گے۔ بلکہ شوق سے تمہارے مضامین کو پڑھیں گے۔

لیکن میں کہتا ہوں سب ایسے نہیں کہ ان کے مضامین ناقابل اندراج ہوں بلکہ ہماری جماعت میں سینکڑوں مضمون نویس ہوں گے یا ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کے مضامین کو فخر سے ایڈیٹر اپنے اخبار یا رسالہ میں درج کریں گے۔

اسی طرح لیکچروں کے متعلق بولنے کی مشق کی جائے۔ علاوہ لیکچر کے ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجالس میں بیٹھ کر مذہبی گفتگو کی جائے۔ مگر میں دیکھتا ہوں وہ لوگ جو اس طرح مجالس میں باتوں باتوں میں دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ بجائے مذہبی باتوں کے عام دنیوی امور کے متعلق گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اگر مجالس میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی کوشش کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ پس میں جماعت کے تمام (احباب) کو کہتا ہوں کہ جو بول سکتے ہیں وہ بولنے اور جو لکھ سکتے ہیں۔ وہ لکھنے کی طرف زیادہ توجہ کرکے دین کی خدمت میں مشغول ہوں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آج کی نصیحت کارگر ہوگی ہماری جماعت کو تحریر اور تقریر کے میدان میں ترقی کرنے کی نہایت ضرورت ہے۔ ہر ایک احمدی کو قلم اور زبان چلانے کی مشق کرنی چاہئے جو شخص مشق کرکے زبان اور قلم سے دین کی خدمت میں کام لے گا۔ وہ فتح کو قریب لائے گا۔ ہماری جماعت کو چاہئے۔ کہ وہ مفید سامان اشاعت سے کام لے۔ تاکہ خدا کی عظمت و جلال ظاہر ہو۔ اور دین حق کی صداقت روشن ہو اور باطل پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے۔

(از خطبہ 18 جنوری 1924ء)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ صحرائے تھر کا آنکھوں دیکھا حال صفحہ 5
☆ انٹرنیٹ صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

18 امان 1377 ھش — 18 مارچ 1998ء

آپ بھی ایک پودا لگائیں

موسم بہار کی آمد کے ساتھ ہی ہر طرف کلیاں اور شگوفے پھوٹنے لگے ہیں۔ ہرے بھرے درخت اور پودے خدا کی قدرت کے عجیب نظارے دکھا رہے ہیں۔ اسی بہار میں مزید حسن پیدا کرنے کے لئے ملک میں ہر سال شجرکاری کی مہم چلائی جاتی ہے۔ اور دعووں اور رپورٹوں کے مطابق کروڑوں پودے ہر سال لگائے جاتے ہیں۔ جن میں سے اگر آدھے یا چوتھائی بھی پھولتے پھلتے تو ملک کا بڑا حصہ گل و گلزار بن چکا ہوتا مگر محض پودا لگا دینا کافی نہیں اس کی دیکھ بھال کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف توجہ بہت کم ہے۔

بعض مسائل تو ایسے ہیں جو واقعی پودے لگانے والوں کے بس سے باہر ہیں۔ مثلاً جس ملک کی آبادی کے ایک بڑے حصے کو پانی یا صاف پانی خود پینے کو میسر نہ ہو وہ پودوں کو کیسے سیراب کرے گا۔ جن کو خود گرمی اور سردی سے بچنے کے لئے چھت میسر نہیں وہ اپنے گل بوٹوں کو موسمی اثرات اور آفات سے کیونکر بچا سکتا ہے۔

اس لئے ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ منتظمین محض زیادہ پودے لگانے کے شوق میں قیمتی وقت، دولت اور محنت ضائع نہ کریں۔ ایک تنظیم کے تابع پودے بے شک کم لگائیں مگر جو پودے لگائے جائیں ان کی دیکھ بھال اور حفاظت کا انتظام ضرور کیا جائے۔ اور اس کے لئے عوام الناس کو ضروری سہولتیں اور رہنمائی فراہم کی جائے۔

اور قارئین سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ کم از کم ایک پودا اس موسم میں ضرور لگائیں۔ آپ کا ایک ایک پودا ملک کی رونق بڑھائے گا۔ ماحول کو صاف کرے گا۔ تازہ ہوا فراہم کرے گا۔ سبز پتہ ایک خوشگوار احساس پیدا کرتا ہے۔ جس کا نفسیاتی طور پر بھی بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ پتہ آپ سے بچوں کی شفقت مانگتا ہے۔ آج اسے بچوں جیسا پیار دیں کل یہ آپ کو بزرگوں جیسا سایہ مہیا کرے گا۔

دربارِ الٰہی میں حاضری زیادہ ضروری ہے

حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے ملکہ میری نے ونڈسر کے محل میں ذاتی مہمان کی حیثیت سے مدعو کیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ ملکہ جب ملاقات کے لئے بلائیں تو جب تک ملکہ خود ملاقات کو ختم نہ کریں آپ ان کی موجودگی میں اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتے وغیرہ۔ میں جب ملاقات کے لئے ملکہ کے پاس حاضر ہوا تو ملاقات اتنی لمبی ہو گئی کہ مجھے ڈر ہوا کہ (عبادت) عصر ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ میرے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ جو بے حد زیرک تھیں فوراً سمجھ گئیں کہ میری طبیعت پر بوجھ ہے۔ انہوں نے دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ میری (عبادت) کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ ملکہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں اور حکم فرمایا کہ ظفر اللہ خاں کی (عبادات) کے وقت نوٹ کر لو۔ اور اگر دوران ملاقات ان کی کسی (عبادت) کا وقت ہو جائے تو مجھے بتا دیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا کہ پھر (عبادت) کے بروقت ادا کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔

(ماہنامہ خالد چوہدری ظفر اللہ خان نمبر دسمبر 85ء صفحہ 89)

✿ ❃ ✿ ❃ ✿

غزل

میرے حق میں کوئی دعا سائیں
بے رنگ ہوں، رنگ چڑھا سائیں

میں کون ہوں، کیا ہوں، کیسا ہوں
میں کچھ بھی نہیں سمجھا سائیں

میری رات تو تھی تاریک بہت
میرا دن بے نور ہوا سائیں

تھا چھید پیالے کے اندر
نہیں آنکھ میں اشک بچا سائیں

وہی تشنہ لبی، وہی خستہ تنی
میرا حال نہیں بدلا سائیں

گم کردہ راہ مسافر ہوں
مجھے کوئی راہ دکھا سائیں

میرے دل میں نُور ظہور کرے
میرے من میں دِیا جلا سائیں

میری جھولی میں پھل پھول گریں
کوئی شاخِ سبز ہِلا سائیں

میرے تن کا صحرا مہک اٹھے
میری ریت پہ پھول اُگا سائیں

میرے دل میں تیرا درد رہے
ہو جائے دل دریا سائیں

مجھے لفظوں کی خیرات ملے
میرا ہو مضمون جُدا سائیں

کوئی نہیں فقیر مرے جیسا
کہاں دہر میں تجھ جیسا سائیں

میری آنکھ میں ایک ستارہ ہو
میرے ہاتھ میں گلدستہ سائیں

تیری جانب بڑھتا جاؤں میں
اور ختم نہ ہو رستہ سائیں

تیرے پھول مہکتے رہیں سدا
تیرا جلتا رہے دِیا سائیں

اکرم محمود

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجلس سوال و جواب سڈنی- 3- اکتوبر 1983ء

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب

بائیبل موجودہ زمانہ کا ساتھ نہیں دیتی

جہاں تک بائبل کا تعلق ہے بائبل میں اس قسم کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کسی پرانے زمانے کی کتاب ہے۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ بائبل غلط کہتی ہے البتہ یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ جس انسان کو مخاطب کرے اس کا اس زمانے سے تعلق ہونا چاہئے۔ کلام الٰہی کا زمانے سے تعلق تھا اس لئے اس زمانے کے بارے میں اس نے باتیں کی ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک زندہ کتاب ہے جس کا تعلق ہمارے زمانے سے بھی ہے۔ دنیا کی کسی آسمانی کتاب میں یہ بات نہیں ملے گی جو میں نے آپ کو بتائی ہے۔ باقی کتابوں کا اتنا محدود تصور ہے کہ گویا خدا صرف اسی دنیا کے لئے ہے بلکہ دنیا کے ایک حصے کے لئے ہے۔ ہر مذہب کا جو تصور ہے وہ صرف دنیا کے متعلق نہیں بلکہ دنیا کے ایک حصے کے متعلق ہے۔ مثلاً ہندو مذہب ہے لگتا ہے ہندوستان کے سوا دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا' زرتشتیوں کا مذہب بتاتا ہے کہ ایرانیوں کے سوا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ ایک دین حق ہے صرف جو کہتا ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں خدا نے نبی بھیجے ہیں اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ دین حق عالمی مذہب ہے نہ صرف عالمی مذہب ہے بلکہ Timeless ہے کیونکہ اگلے وقتوں کی باتیں کرتا ہے جو اس زمانے کے لوگوں کا شعور ہے دوسرے مذاہب یہ نہیں کرتے۔ تو یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ دین حق Timeless اور Space Less ہے۔ باقی ہم دوسرے مذاہب کو اس طرح Sanction نہیں کرتے کہ وہ غلط ہیں۔ ان کو اگر یہ باتیں کہی جاتی ہیں تو یہ باتیں ان کو ہضم ہی نہیں ہونی تھیں' ان کو سمجھ ہی نہیں آنی تھیں اس لئے پرانے زمانے کے لوگوں کے علم کے مطابق خدا تعالیٰ نے ان کو تعلیم دی تھی۔

انسان اپنی قسمت بنانے میں آزاد ہے

ایک نوجوان قسمت کے بارہ میں معلوم کرنا چاہتے تھے۔ ان کا سوال یہ تھا کہ قسمت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پہلے سے بن چکی ہوتی ہے۔ کسی کی قسمت اچھی ہوتی ہے کسی کی خراب ہوتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو جس کی قسمت خراب ہوتی ہے کیا یہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا ہاں اگر اسی طرح ہو جس طرح لوگ سوچتے ہیں پھر بھی اسے ناانصافی تو نہیں کہہ سکتے۔ دراصل اس میں گہرے غور اور موازنہ کی ضرورت ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قسم کا تصور درست نہیں ہے جس طرح لوگ کہتے ہیں کہ بنی بنائی قسمت ہوتی ہے نہ انسان از خود نیکی اختیار کر سکتا ہے نہ بدی۔ جیسا اسے بنایا ہے ویسا اس نے چلنا ہی چلنا ہے۔ کلام الٰہی اس تصور کو رد کرتا ہے۔ اور کئی جگہ واضح کرتا ہے کہ ہر انسان اپنی قسمت بنانے میں آزاد ہے' اپنا رستہ پکڑنے میں آزاد ہے' اگر آزاد نہ ہوتا تو سزا کا سوال ہی نہیں تھا اس لئے کلام الٰہی کے واضح ارشادات کے خلاف قسمت کا جو تصور ہے وہ جھوٹا ہے اور بہرحال غلط ہے۔ لیکن اگر Preconceived قسمت اس طرح کی ہو جس طرح کی کوئی Predetermined چیز ہو تو اس میں بھی عقلاً اعتراض ناانصافی کا نہیں پیدا ہوتا کیونکہ انسان یہ کبھی نہیں سوچتا کہ یہ جو امیبیا (گوبر کا کیڑا) بنایا خدا نے' اس سے بڑی ناانصافی کوئی اور ہے؟ کیونکہ انسان اور ہے اور یہ اور ہے۔ یہ کیوں نہیں سوچتا کہ کتے سے ناانصافی کی ہے۔ جس بکری کو میں ذبح کر رہا ہوں اس سے ناانصافی کی ہے۔ کیوں نہیں سوچتا اس لئے کہ اس کا دل اور اس کی زبان گواہی دیتی ہے کہ خدا مالک ہے اس نے ایک ڈیزائن کیا ہے۔ اس ڈیزائن میں اس نے مختلف چیزیں Fit کی ہیں۔ جو جس طرح ہم Blind چیزیں بناتے ہیں یعنی بے حس چیزیں۔ کوئی اینٹ لگا دی ٹٹی کے اوپر یا فلش کے اوپر' کوئی (عبادت) کی جگہ پر لگا دی اور کوئی کہیں لگا دی۔ بعض اینٹیں گندی ہو رہی ہیں بعض اینٹیں اچھی ہیں متبرک ہیں ان سے پیار بھی کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ بنیادی طور پر ناانصافی ہے بھی یا نہیں۔ جب Plan of things میں مختلف Parts ہوں تو لازماً کچھ Parts کہیں کے ہوں اور کچھ کہیں کے۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ Plan of things ہے کیا؟ اس صورت میں ناانصافی نہیں کہلائے گی بلکہ یہ سمجھا جائے گا کہ مالک ہے' یہ اس کا ڈیزائن ہے۔ اس لئے ڈیزائن کے لازماً Parts بنتے ہیں۔ ناانصافی کیسے ہو جائے گی؟

یہ تو ویسے ہی بات ہو گی جسے ایک سردار جی سے ریلوے کے حادثہ کے بارہ میں باتیں ہو رہی تھیں۔ سردار جی نئے نئے ریلوے کے وزیر بنے تھے۔ ریلوے کا کوئی افسر وضاحت کر رہا تھا کہ حادثات کیوں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس نے کہا جناب! یہ فرنٹ کے ڈبے ہوتے ہیں ہمیشہ ان کے حادثات ہوتے ہیں تو سردار جی نے کہا۔ تم بڑے بیوقوف ہو فرنٹ کے ڈبے لگایا ہی نہ کرو' یہ تو ناانصافی ہے کہ بعض ڈبے فرنٹ کے لگائے جائیں۔ تو Plan of things میں لازماً ایک فرنٹ ہوگا اور ایک Back ہوگا۔ اس کے بغیر Existence قائم نہیں ہو سکتی۔ تو اس لئے جب نیچر میں توازن ہے تو کچھ چیزیں آگے ہوں گی کچھ پیچھے ہوں گی' اس میں ناانصافی کا کوئی سوال نہیں ہے۔ لیکن بہرحال Predetermined تقدیر کی جو بات آپ کرتے ہیں وہ ان معنوں میں درست نہیں۔ ویسے تو تقدیر ہے لیکن اس کی لمبی تفصیل ہے۔ یہ ساری چیزیں کراچی اور لاہور کی مجالس میں بیان ہو چکی ہیں۔ کیسٹ لائبریری کی صورت میں Develop ہو گئی ہیں۔ آپ کو کسی مضمون کے بارہ میں معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو آپ لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

عورت کی حکمرانی کا مسئلہ

ایک خاتون نے سوال کیا کہ دین حق میں خصوصی قابلیت رکھنے والی عورتیں جو بعض اوقات مردوں سے بھی زیادہ قابل ہوتی ہیں اب بے شک وہ ذہنی طور پر اور کچھ مثالوں میں جسمانی بوجھ اٹھانے کی طاقت مردوں سے بھی زیادہ رکھتی ہیں' کیا سلوک ہے۔ جبکہ مرد گھر سے باہر کا نظام چلانے کے قابل ہوتے ہیں اور ان کے لئے ایسی عورت جو ان سے ذہنی طور پر سبقت رکھتی ہو احساس کمتری کا باعث بنتی ہے اور ایک قسم کا چیلنج ہوتی ہے۔ اکثر دین کو جاننے والے علماء فرماتے ہیں کہ عورت اپنی جسمانی کیفیات کی وجہ سے یا ساخت کی وجہ سے ملک کی باگ ڈور اور بڑے بڑے عہدوں کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی۔ لیکن کچھ ایسے ممالک جہاں مذہب رائج نہیں ہے مثلاً بھارت' سری لنکا اور انگلستان میں ایسی عورتیں حکومت کر رہی ہیں جو مردوں سے زیادہ احسن طور پر اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور اگر یہ کہہ دیا جائے کہ دین حق میں بھی خصوصی قابلیت کی عورت کو اپنی قابلیت سے دوسروں کو مستفید کرنے کا موقع ملتا ہے تو پھر ایسا کس صورت میں ہو گا؟

حضرت صاحب نے فرمایا بات آپ کی ٹھیک ہے کچھ halfbaked ہے۔ بات یہ ہے کہ دین نے عورت کو کسی ترقی سے نہ محروم رکھا نہ اس کی (صفات) سے اگر وہ developed ہوں قوم کو محروم رکھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق تمام علماء تسلیم کرتے ہیں' جو شیعہ نہیں ہیں کہ ہم نے آدھا دین حضرت عائشہؓ سے سیکھا ہے۔ آپؓ لوگوں کو ایڈریس بھی کرتی تھیں۔ مسائل میں لوگ ان سے جا کر ہدایت مانگتے تھے اور ان کی رہنمائی کو قبول کرتے تھے۔ ایک صحابیہ کی گواہی پر حضرت عمرؓ نے اور بعض دوسرے خلفاء نے بڑے اہم فیصلے کئے تو اس لئے بعد کے لوگوں کے جو جاہلانہ تصورات ہیں ان کو دین کے طرف منسوب کرنا ہی غلط ہے۔

رہا یہ سوال کہ حکومت سے کیوں محروم رکھا تو جہاں تک Categorical حکم ہے عورت کو کسی چیز سے محروم نہیں رکھا۔ وحی سے محروم نہیں رکھا۔ صرف نبوت سے محروم رکھا ہے اور اس کی بعض وجوہات ہیں۔ اس کی بناوٹ میں بعض ایسی کمزوریاں ہیں جن کی وجہ سے اس کو مذہبی لیڈر نبوت کے مقام کا نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ اس کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ اس سے نیچے جہاں تک ولایت کا تعلق ہے' اللہ تعالیٰ سے الہام پانے کا تعلق ہے' اس سے پیار کا تعلق ہے ہر مقام عورت کے لئے کھلا پڑا ہوا ہے اور اس میں آپ دیکھیں ہمارے احمدیوں میں بھی مثلاً چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ صاحب کشف عورت تھیں۔ ہماری ایک رشتہ دار عورت جو تھیں تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بہت ہی خطرناک دشمن کی بیٹی لیکن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ایک پوتے سے بیاہی گئی تھیں یعنی وہ مرزا امام دین کی بیٹی تھیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا شدید اور گندہ دہن دشمن تھا۔ اس اندھیرے میں سے نکل کر وہ عورت آئی ہے اور اتنی نیک اور پاکباز تھی کہ حضرت امام جماعت الثانی سے میں نے خود سنا ہے کہ یہ وہ عورت ہے جس کو کشف بھی ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے تو محروم نہیں کیا لیکن محروم اس ذمہ داری سے کیا ہے جس کا بوجھ اتنا تھا کہ عورت اس کو اٹھا نہیں سکتی تھی۔ اگر وہ بوجھ ڈالا جاتا تو ظلم ہوتا نہ کہ نہ ڈالنا محرومی ہے۔ اس لئے یہ تصور ہی غلط ہے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے یہ کہا جاتا ہے کہ عورت اگر lead کرے گی تو وہ قوم کو ہلاک کر دے گی اور تباہ کر دے گی یہ تحقیق طلب معاملہ ہے۔ جہاں تک مغربی قوموں کا تعلق ہے یہاں ان کا تجربہ بتاتا ہے کہ بعض صورتوں میں عورتوں کا lead کرنا زیادہ مفید ثابت ہوا ہے جن کا کلچر میں نے بتا دیا ہے۔ تو عورت کی لیڈر شپ کا معاملہ غور طلب ہے۔

(مجلس سوال و جواب سڈنی 3 اکتوبر 1983ء)

ooo

ذہانت ماں سے آتی ہے

برطانیہ میں ہونے والی ایک تحقیق سے یہ دلچسپ انکشاف ہوا ہے کہ ذہانت' والدہ کی میراث ہے۔ اور اس میں والد کا کوئی حصہ نہیں متعدد افراد کے تجزیات کئے گئے اور ان کی تاریخ کھنگالی گئی۔ اکثر ذہین اور مشہور افراد کے حالات زندگی میں یہ بات خاص طور پر محسوس ہوئی کہ قریب قریب ایسے تمام لوگوں کی مائیں نہایت ذہین اور متجسس دماغ کی مالک تھیں جبکہ ان کے باپ اوسط یا اس سے بھی کم درجے کی شخصیت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر آئن سٹائن کا باپ ایک غبی اور ناکام انسان تھا۔ اس کی زندگی ناکامیوں سے عبارت تھی جبکہ آئن سٹائن کی ماں ایک ذہین اور محنتی عورت تھی اس نے گھر کا سارا بوجھ اٹھا رکھا تھا۔ وہ ہر معاملے میں سوال کرنے اور اسے مختلف پہلوؤں سے پرکھنے کی عادی تھی۔ ریاضی سے اس کی خصوصی دلچسپی تھی۔ اسی طرح کئی اور تاریخ ساز شخصیات کے حالات زندگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور دستیاب زندہ افراد کو بھی نظر میں رکھا گیا۔

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نام ونسب

حضرت اسامہؓ رسول اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے فرزند تھے۔ زید یمن کے معزز قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں غلام بنا کر عرب کے مشہور میلہ "عکاظ" میں بیچا گیا حضرت حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدا اور ام المومنین نے شادی کے بعد زید کو آنحضرت ﷺ علیہ وسلم کے سپرد کردیا۔

قبولِ اسلام اور محبت رسولؐ

زید بن حارثہؓ غلاموں میں سے سب سے پہلے اسلام لائے۔ جب ان کے والدین انہیں تلاش کرتے کرتے مکہ پہنچے اور آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ زیدؓ کو گھر جانے کی اجازت دی جائے تو آپ نے زید کو بلا کر اختیار دیا کہ چاہو تو والدین کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو میرے پاس رہو۔ زیدؓ کا دل رسول عربی ﷺ کا غلام ہو چکا تھا۔ بے اختیار بول اٹھے۔

"خدا کی قسم میں آپ پر ہرگز کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔"

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں آزاد کردیا بلکہ انہیں اپنا منہ بولا بیٹا (لے پالک) بنا لیا اور آپ زید بن حارثہؓ کے بجائے زید بن محمدؐ کہلانے لگے۔ (بعد ازاں آپ کو پھر زید بن حارثہؓ کہا جانے لگا)

آنحضرت ﷺ نے زید سے فرمایا تھا

کہ اے زید تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے۔

اسامہؓ کی والدہ رسول خدا ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ کی کنیز تھیں۔ نام برکہ تھا ام ایمن کی کنیت سے مشہور تھیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کا شرف بھی حاصل تھا اور یوں آپؐ ایمن اور اسامہؓ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ جب حضرت آمنہ یثرب میں آنحضور ﷺ کے ننھیال ملنے تشریف لے گئیں تو ام ایمنؓ ساتھ تھیں۔ اسی سفر میں واپسی پر ابواء کے مقام پر حضرت آمنہ کی وفات ہوئی تو حضرت ام ایمن نے ہی اس یتیم لیکن عظیم الشان بچے کو مکہ میں لاکر ان کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ ام ایمن کو اماں کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے تو ام ایمن سے کرلے۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے یہ سنا تو ان کے ساتھ نکاح کرلیا پھر انہی کے بطن سے اسامہؓ پیدا ہوئے...... یہ سارا خاندان رسول اللہ ﷺ کا منظور نظر تھا۔

اسامہؓ اور زیدؓ کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو حب رسولؐ کا لقب دربار نبویؐ سے ملا۔ حضرت اسامہؓ کی کنیت ابو محمد اور ابو زید بھی مشہور تھی۔

غلام زادے سے محبت

آنحضرت ﷺ کو اسامہؓ سے خاص محبت تھی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

"اسامہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے سوائے (میری بیٹی) فاطمہ کے"

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ:۔

"اسامہؓ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے چوٹ آئی خون پھوٹ پڑا رسول اللہ ﷺ نے مجھے خون صاف کرنے کو فرمایا میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کراہت محسوس کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا۔ اگر اسامہؓ لڑکی ہوتی تو میں اسے عمدہ پوشاک ولباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا" غالباً یہ اس کے بعد کا واقعہ ہو گا جو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے اسامہؓ کا ناک صاف کرنا چاہا میں نے عرض کی حضورؐ چھوڑیئے میں کر دیتی ہوں فرمایا عائشہ اسامہ سے محبت کیا کرو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔"

خود اسامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ انہیں اور حضرت حسینؓ کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے اور فرماتے۔

"اے اللہ ان دونوں سے محبت کریں بھی ان سے محبت کرتا ہوں" لیکن یہ محبت محض للہ تھی کبھی احکام الہٰی میں روک نہیں بنی چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک معزز عورت نے چوری کی اس کی شرعی سزا ہاتھ کاٹنا تھی جو قبیلہ کے لئے بے عزتی کا باعث تھی لوگوں نے سوچا کہ حضورؐ سے کون سفارش کرے۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسامہؓ کے سوا اور کوئی یہ جرأت نہیں کرسکتا کہ وہ رسول خداؐ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں چنانچہ اسامہؓ کو بھیجا گیا تو حضورؐ نے نہایت درجہ عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسامہؓ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا:۔

"اسامہ کیا تو اللہ کی حدود کے بارہ میں سفارش کرتا ہے اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا"

دینی خدمات

حضرت زیدؓ جنگ موتہ میں رومی سرحد پر شہید ہو گئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے وفات سے قبل رومیوں کے مقابلہ کے لئے جو لشکر تیار کیا اس کا امیر حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ایسے کبار صحابہ بھی شامل تھے۔ اسامہؓ اس وقت اٹھارہ برس کے تھے۔ اس لشکر کا پڑاؤ جرف مقام پر تھا (جو مدینہ کے قریب ہی ہے)۔ حضورؐ بیمار ہو گئے اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضورؐ کی علالت کے پیش نظر یہ لشکر روک دیا گیا۔ اسامہؓ جرف سے ملاقات کو آئے حضورؐ خاموش تھے بات نہ کرتے تھے اسامہؓ کہتے ہیں:۔

"جب میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھائے میں جانتا ہوں کہ حضورؐ میرے لئے دعا فرمارہے تھے۔"

آقا کی غلام پر شفقت کا عجیب عالم ہے کہ مرض الموت میں بھی اس یتیم بچہ کے لئے دعا گو ہیں دراصل یہ آپؐ کی طبعی محبت کا اظہار تھا۔

حضرت زیدؓ کی شہادت پر اسامہؓ کی بہن کو رسول اللہ ﷺ نے روتے دیکھا" تو آپؐ بھی رو پڑے تھے۔ سعد بن عبادہؓ نے عرض کی حضورؐ یہ کیا؟ فرمایا یہ جذبہ محبت ہے۔

"آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حضرت اسامہؓ کم سن تھے تاہم آپ کو بھی بعض لڑائیوں میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ چنانچہ آپ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک لڑائی کے موقع پر ایک کافر سامنے آیا۔ جب اسامہ وار کرنے لگے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت اسامہ نے اسے قتل کردیا کہ موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک ﷺ کے پاس اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا اس شخص کے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد تو نے اسے قتل کردیا؟ "میں نے عرض کی حضورؐ اس نے تو محض بچنے کی خاطر کلمہ پڑھا تھا۔ فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود قتل کردیا؟

اسامہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے یہ فقرہ (ناراضگی کے عالم میں) اتنی بار دوہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا آج اسلام لاتا تو یہ غلطی سرزد نہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ کی اس ناراضگی سے بچ جاتا۔

اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو جو لا الہ الا اللہ کہے قتل نہیں کروں گا اسی لئے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ان کے ساتھ جنگوں میں شامل نہ ہوئے اور یہی وجہ پیش کی کہ مبادا جنگ میں کسی کلمہ پڑھنے والے شخص کو قتل کر بیٹھوں۔

آپ نے ایام فتن دیکھے لیکن فتنوں سے دستکش رہے اور یہ زمانہ الگ تھلگ گذارا۔ علی بن خشرم کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے پوچھا کہ فتنہ میں کون محفوظ رہا تو فرمانے لگے آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے جو معروف لوگ فتنہ سے محفوظ رہے وہ چار ہیں سعد بن مالکؓ، عبداللہ بن عمرؓ، محمد بن مسلمہؓ اور اسامہ بن زیدؓ

آنحضرت ﷺ نے جب حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے کم سن اور غلام کا لڑکا ہونے کی وجہ سے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔

"تم اسامہ پر عیب لگاتے ہو اور اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو اور اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی کیا تھا حالانکہ وہ امارات کا اہل تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ وہ مجھے محبوب تھا اور اب اس کا یہ بیٹا اس کے بعد مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے پس اس کے بارہ میں میرے حکم کو قبول کرو وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں لشکر کی روانگی کی وصیت فرمائی۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے رائے پیش کی کہ ان نازک حالات میں جبکہ نو مسلم مرتد ہو چکے ہیں اور بہتیرے زکوٰۃ سے منکر ہیں اندرونی انتشار کو فرو کرنے کے بعد یہ لشکر روانہ کیا جائے حضرت ابو بکرؓ نے نہایت جلال سے فرمایا:۔

"خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تو بھی اسامہ کے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ کیا قحافہ کا بیٹا خلیفہ بنتے ہی پہلا کام یہ کرے کہ رسول اللہ کا قائم کردہ لشکر روک دے۔"

چنانچہ ان نازک حالات میں حضرت ابو بکرؓ نے اسامہ کے لشکر کو روانہ فرمادیا۔ آپ شہر کے باہر تک الوداع کرنے ساتھ گئے۔ اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور خلیفۃ الرسول حضرت ابو بکرؓ ساتھ پیدل چل رہے تھے تب حضرت ابو بکرؓ نے اسامہؓ سے کہا

اگر مناسب سمجھو تو عمرؓ کو میری مدد کے لئے پیچھے چھوڑ جاؤ۔

چنانچہ حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کو بخوشی اجازت دے دی۔ اس موقع پر بعض لوگوں نے پھر اسامہؓ کی امارت پر اعتراض کیا اور حضرت ابو بکرؓ سے عرض کی کہ امیر لشکر کسی تجربہ کار شخص کو بنایا جائے جبکہ لشکر میں بے شمار تجربہ کار موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جسے قائد مقرر کیا تھا وہی اس لشکر کا قائد ہو گا۔

علمی خدمات

حضور ﷺ کے وصال کے وقت حضرت اسامہ کی عمر 18، 20 سال تھی۔ آپ نے براہ راست آنحضرت ﷺ سے بھی روایت کی ہیں اور اپنے والد زید بن حارثہؓ اور والدہ ام ایمنؓ سے بھی اور آپ سے دو بیٹے حسن اور محمد کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، عروہ بن زبیرؓ، حسن بصریؒ، عبید اللہ بن عبد اللہؓ، ابو عثمان النہدی وغیرھم روایت کرتے ہیں کہ آپ کا سینہ اقوال النبیؐ کا خزینہ تھا بڑے بڑے صحابہؓ کو جس بات پر شک ہوتا آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آخری عمر میں آپ دمشق کی ایک بستی منرہ میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے پھر وادی القریٰ میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔ آخر میں مدینہ تشریف لائے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جرف کے مقام پر 54ھ میں قریباً 64 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ بعض کے نزدیک آپ کا سن وفات 58ھ ہے جبکہ معاویہؓ کا عہد خلافت تھا آپ کا جنازہ مدینہ لاگیا اور یہیں دفن ہوئے۔

المراجع والمصادر

1۔ صحیح بخاری
2۔ جامع ترمذی
3۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔
4۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ
5۔ الاکمال فی اسماء الرجال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید طاہر- تھرپارکر سندھ

صحرائے تھر کا آنکھوں دیکھا حال

نوکوٹ سے مشرق کی طرف تقریباً پانچ چھ کلو میٹر کے فاصلہ پر پاکستان کا سب سے بڑا صحرا شروع ہوتا ہے۔ اس صحرا کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا نواں بڑا صحرا ہے۔ یہ صحرا "تھر" کے نام سے مشہور ہے۔ خشک ریت کے اونچے اونچے بھٹوں پر مشتمل یہ صحرا بالکل ویران نہیں ہے بلکہ اس صحرا میں لوگ بھی بستے ہیں۔ مویشیوں کی بہت بڑی تعداد گرمیاں ہوں یا سردیاں اس صحرا میں موجود رہتی ہے کھیتی باڑی بھی ہوتی ہے اگر اچھی خاصی بارش ہو جائے۔

وسط اکتوبر میں نگرپارکر جانے کا پروگرام بنا۔ نوکوٹ سے نگرپارکر جانے کے لئے مٹھی جانے والی بس میں بیٹھا۔ بس نوکوٹ سے باہر نکلی چند منٹوں کے بعد بس "صحرائے تھر" میں داخل ہوئی نوکوٹ کا سرسبز میدانی علاقہ آنکھوں سے اوجھل ہوا۔ دائیں بائیں ریت کے اونچے اونچے ٹیلے جنگلی جھاڑیوں اور کنڈیوں سے اٹے نظر آنے لگے۔ کہیں کہیں ٹیلوں کے دامن میں بے شمار تھر کا تربوز بکھرا نظر آتا تھا انہیں دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے کسی نے جان بوجھ کر بکھیرے ہوں اس مرتبہ برسات کے موسم میں بارش خوب ہوئی تھی اس رحمت خداوندی سے تھر کے صحرا میں ہر فصل کی بہتات تھی۔ اس صحرائی سفر میں کچھ پیاس کا بھی احساس تھا۔ ان بکھرے تربوزوں کو دیکھ کر پیاس کی شدت بڑھ جاتی ہے۔ نوکوٹ سے مٹھی کا فاصلہ پچاس کلو میٹر ہے۔ بس کبھی ریت کے اونچے ٹیلوں پر چڑھتی کبھی نیچے اترتی بہت دلکش نظارہ تھا۔ بس ایک اونچے ریت کے ٹیلہ پر چڑھی تو اچانک سفید سفید عمارتیں دور سے دکھائی دیں۔ اتنی اونچائی سے ان عمارتوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا کہ ایک چھوٹی سی خوبصورت بستی انتہائی گہرائی میں آباد ہے۔ یہ مٹھی کا شہر تھا۔ ریت کے اونچے نیچے ٹیلے عبور کرتی بس شہر کے نزدیک آپہنچی چونگی آئی۔ دائیں طرف سڑک کے کنارے ایک بڑے گیٹ پر لگی تختی پر موٹے حروف میں "المہدی ہسپتال" لکھا نظر آیا۔ اور ہسپتال کی خوبصورت عمارت بھی۔ اب یہ ہسپتال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ڈاکٹر صاحب اور ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کی نگرانی میں یہاں کی دکھی انسانی زندگی کی خدمت کے لئے مصروف عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دو ڈاکٹرز صاحبان کو اس خدمت کے صلہ میں ایک بہت بڑے اجر سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ خلق خدا کی خدمت کی توفیق بخشے آمین۔ ہسپتال کے بعد سڑک کے دائیں بائیں سرکاری کچھ ضلعی دفاتر کی خوبصورت عمارتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

بس اڈا پر رکی میں نیچے اترا۔ میری یہی آخری منزل نہ تھی بلکہ اس شہر سے ایک سو پچاس کلو میٹر آگے ان تھر کے بھٹوں کے پار "نگرپارکر" میری آخری منزل تھی۔ اگلا سفر خاصا مشکل ہے۔ مٹھی سے نگرپارکر جانے کے لئے کیکڑا پر سوار ہو کر جانا پڑتا ہے کیکڑا بغیر چھت کے ایک ٹرک نما ٹرک ہے اور بہت طاقتور انجن کے ساتھ تھر میں کیکڑا کے نام سے مشہور ہے۔ نگرپارکر 10-12 گھنٹوں میں لے جاتا ہے۔

کہتے ہیں کیکڑا "تھر" کی شاہی سواری ہے۔ نظریں تھر کی اس شاہی سواری پر پڑیں پھر مسافروں کی طرف دیکھا اس خوفناک حالت اور سفر کو دیکھ کر اپنا اگلا سفر بذریعہ کوچ کرنے میں ہی خیر سمجھی۔ کوچ پر نگرپارکر جانے کے لئے 4-5 گھنٹے پیشتر سیٹ بک کرانی پڑتی ہے چوبیس گھنٹوں میں صرف ایک کوچ جاتی ہے 4-5 گھنٹوں میں نگرپارکر لے جاتی ہے کوچ کا کرایہ کیکڑا کے کرایہ سے دوگنا ہے یعنی -/130 روپے۔ میں رات مٹھی ٹھہرا۔ صبح 9 بجے نگرپارکر کے لئے سیٹ بک کرائی۔ تیاری کر کے تین بجے شام اسٹینڈ پر پہنچا۔ 3-15 پر کوچ نے مٹھی کی ریت آلود سڑکوں کو خیرباد کہا اور ایک صاف ستھری اور نئی پختہ تعمیر شدہ سڑک پر آگئی۔ اس سڑک اور پھر کوچ کی رفتار کو دیکھ کر اندازے لگانے شروع کر دیئے اڑھائی تین گھنٹوں میں نگر پہنچ جاؤں گا "اندازے" بغیر بنیاد کے "محل" تعمیر کرنے والی بات ہے۔ خبر نہ تھی کہ یہ سڑک اپنی مجبوری ظاہر کر کے ہمارا ساتھ چھوڑ دے گی اور ہمیں کچی سڑک میں دھکیل دے گی۔ کوچ آہستہ ہوئی نئی پختہ سڑک اپنے اختتام کو پہنچی اور ہمارا رخ کچی سڑک کی طرف پھیر دیا۔ صحرائی سفر پھر کچی سڑک سے واسطہ پڑ گیا۔

ایک گھنٹہ کے بعد کوچ نیم کے خوب گھنے سایہ دار درختوں میں چھپے ایک چھوٹے سے قصبہ اسلام کوٹ پہنچی۔ اس قصبہ میں 15 منٹ کا سٹاپ تھا۔ صحرائی سفر میں کچھ گرمی کا احساس ضرور ہوتا ہے درختوں کے سایہ سے کچھ لطف اندوز ہوا۔ 15 منٹ کے بعد کوچ نے اس سایہ دار درختوں میں گھرے قصبہ کو الوداع کہا کوچ پھر بھٹوں کے اوٹ میں آگئی۔ اونٹوں کی قطاریں، گائیوں کی ٹولیاں، بھیڑوں اور بکریوں کے ریوڑ پھر ان بھٹوں کے اوپر نیچے یہاں کے باسیوں کے عجیب رہائشی چوروں اور گھنے سایہ دار نیم کے درختوں کو دیکھ کر دل بہت محظوظ ہو رہا تھا۔ اس صحرا میں کسی گاؤں کا خاص نشان نیم کے گھنے سایہ دار درخت ہیں۔ اس صحرا میں پیدل سفر کرنے والا ان خوبصورت درختوں کو دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دے سکتا ہے کہ اب وہ بستی میں پہنچ گیا ہے۔

شام کا وقت قریب آن پہنچا یہاں کا ہر باسی اور جانور اپنی اپنی ٹولیوں میں اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف رواں دواں تھا اور ہماری کوچ اپنی منزل کی طرف اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھی۔ کہ گھپ اندھیرے نے آلیا۔ دلکش نظارے سورج کی روشنی سے ہوتے ہیں۔ سورج کے چھپ جانے اور اندھیرا چھا جانے کی وجہ سے دلکش نظارے جو کچھ لمحات پہلے دل کو محظوظ کر رہے تھے اب وہ خوفناک شکلوں میں نظر آنے لگے۔ خیر ہم سب ہی اپنی اپنی منزل کے مسافر تھے۔ ہر ایک کو اپنے سفر کی فکر تھی۔ صحرا کا سفر اور پھر خوفناک کچی سڑک کے اچانک موڑ، ہر ایک کوچ میں بیٹھا مسافر اپنی منزل مقصود تک بخیر پہنچنے کی دعائیں کر رہا تھا۔

تقریباً 7 بجے رات کوچ تھر کے آخری قصبہ دانو داندل پہنچی۔ یہاں بھی 15 منٹ کا سٹاپ تھا۔ 15 منٹ بعد کوچ پھر بھٹوں میں آگئی 5-6 میل دانوں داندل سے آگے بھٹوں کا سلسلہ ختم ہوا اور کوچ قدرے میدانی علاقہ میں آگئی یہ نگر پارکر کا علاقہ شمار ہوتا ہے کوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً رات کے آٹھ بجے اپنی آخری منزل اور پاکستان کے آخری شہر کی سرزمین "نگر پارکر" میں داخل ہوئی۔ رینجرز چیک پوسٹ پر ہر ایک مسافر نے اپنی شناخت کرائی شناخت کے لئے قومی شناختی کارڈ ہونا ضروری ہے۔ پولیس سٹیشن پر گاڑی کی آمد کا اندراج ہوا ان مراحل کو طے کرنے کے بعد کوچ اسٹینڈ پر آگئی۔ تمام سواریاں نیچے اتریں ہر طرف اندھیرا تھا کیونکہ اس شہر میں ابھی تک بجلی نہیں پہنچی۔ اسٹینڈ پر ایک کھڑے بھائی کی مدد سے میں اپنے ٹھکانے پر پہنچا اس کا شکر ادا کیا اور اسے دعا دی۔ یہاں پر خیریت کے ساتھ پہنچ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ چین نصیب ہوا۔ تھکاوٹ دور ہوئی۔

صبح فجر کی عبادت کے بعد اردگرد کے دیہات سے آئے ہوئے احمدی بچوں سے فرداً فرداً ملاقات ہوئی۔ جو یہاں احمدیہ ہوسٹل میں مقیم تھے۔ صبح تعلیم کلام الٰہی کی کلاس پھر مغرب کے بعد دینی معلومات کی کلاس پھر پانچ وقتوں کی عبادات میں اچھی خاصی حاضری، چھوٹے چھوٹے ہونہار بچوں کا دیئے کی روشنی میں اپنا ہوم ورک کرنا یہ لمحے بہت بھلے لگتے۔ اللہ کرے کہ ان بچوں کی دینی اور دنیوی زندگیاں دونوں حسین ہوں۔ شہر میں دو تین مرتبہ دن میں جانے کا موقعہ ملا۔ یہ ایک بہت چھوٹا سا شہر ہے۔ 100 یا کچھ اوپر مختلف اشیاء ضروریہ کی دکانیں ہیں۔ دو میڈیکل سٹور ہیں۔ گورنمنٹ کا تعمیر شدہ ہسپتال بھی ہے اور ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر موجود ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ، ٹیلی فون کی سہولت موجود ہے ٹیلی فون کا رابطہ مٹھی تک ہے۔ کالج کا اب اجراء ہوا ہے 1920ء سے پولیس اسٹیشن قائم ہے۔ اسسٹنٹ کمشنر کی رہائش گاہ ایک چھوٹا سا خوبصورت ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اور ایک خوبصورت آفیسرز کالونی بھی تعمیر کی گئی ہے۔ شہر میں ایک مسجد اور ایک امام باڑہ اور ایک بہت پرانا مندر بھی موجود ہے۔ شہر میں زیادہ تر آبادی ہندوؤں کی ہے تاہم مسلمانوں کی بھی آبادی ہے نگر کا علاقہ تھر کے علاقہ سے قدرے مختلف ہے "نگر پارکر" کا علاقہ میدانی ہے تاہم کچھ پہاڑیاں یہاں بھی موجود ہیں۔ اور تھرپارکر کا سارا علاقہ بھٹوں اور ریت کے ٹیلوں سے اٹا ہوا ہے۔

"نگر پارکر" کے کچھ علاقے بہت مشہور ہیں ان علاقوں میں سب سے زیادہ سرسبز شاداب "کاسبا" کا علاقہ ہے۔ اس کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے لیموں، آم کے باغوں اور چھوٹے چھوٹے فصلوں کے قطعوں میں سجی اور چھپی ایک چھوٹی سی خوبصورت وادی ہے۔ یہاں کا پیاز بہت مشہور ہے اور یہاں کی ضروریات پوری کرنے کے بعد سندھ کو بھی جاتا ہے۔ یہاں کا پانی بہت صاف اور پینے کے لئے موزوں ہے "کاسبا" میں ایک بہت پرانا مندر بھی ہے اس مندر میں بے شمار پتھروں کی بنی ہوئی مورتیاں سجا کر رکھی گئی ہیں "تھر" میں بھی جانے کا موقعہ ملا بہت پیدل سفر کیا "تھر" میں ریت کی وجہ سے پیدل سفر بہت مشکل ہے۔ پھر گرمیوں کے موسم میں ریت گرم ہو جانے کی وجہ سے اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ گرمیوں میں یہاں کا سفر رات کو بہت ہی بھلا لگتا ہے رات ٹھنڈی ہو جاتی ہے "نگرپارکر" ہو یا "تھر" کا علاقہ سفر کرتے کسی قسم کا خوف و خطرہ دل محسوس نہیں کرتا ڈاکہ نہ چوری نہ لڑائی۔ یہاں کے لوگ ایسے بستے ہیں جیسے ایک ہی گھر کے افراد ہوں۔ اللہ کرے کہ یہاں کے باسیوں کی طرح وطن عزیز کے باقی علاقوں میں ایسی امن و آشتی کی فضا قائم ہو آمین۔

اس مرتبہ برسات کے موسم میں خوب بارش ہوئی تھی اور فصلوں پر بہت اچھا اثر پڑا ہر طرف باجرہ کے لہلاتے کھیت نظر آتے تھے ہر چھوٹا بڑا خوش نظر آتا تھا مال مویشی سبز گھاس وغیرہ کھا کھا کر خوب موٹے ہو چکے تھے۔ گائے۔ بکری کے دودھ کی بہتات تھی۔ یہاں کے باسیوں کی من بھاتی خوراک باجرہ کی روٹی کے ساتھ گائے یا بکری کا دودھ ہے جو کہ اس مرتبہ وافر مقدار میں ان کو میسر تھا پھر "تھر" کا تربوز اور چبھڑ عام تھا۔ یہ لوگ چبھڑ کا سالن پکاتے ہیں اور بڑے شوق سے کھاتے ہیں: چبھڑ ذائقہ میں کھٹا میٹھا ہوتا ہے اور خوب مزیدار ہوتا ہے۔

"نگر" اور "تھر" کے رہنے والے اپنے گھر میں مہمان پا کر بہت خوش ہوتے ہیں بہت خاطر تواضع کرتے ہیں۔ بہت اچھا خوبصورت بستر پیش کرتے ہیں۔ "تھر" کی رلی بہت مشہور ہے۔ خوبصورت کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکروں سے بڑے خوبصورت ڈیزائن میں یہاں کی بچیاں تیار کرتی ہیں۔ خاص طور پر گھر میں آنے والے مہمان کو چارپائی پر بچھا کر دی جاتی ہے۔ یہاں کی عورتیں بہت محنتی ہیں ہر وقت اپنے کام کاج میں مصروف رہتی ہیں دو دو تین تین پانی کے گھڑے صبح شام بہت دور سے بیک وقت سر پر اٹھالانا ان کے لئے چنداں مشکل نہیں۔ اپنے رہائشی چوروں کو صاف ستھرا رکھتی ہیں صحن کو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور لپائی کرتی ہیں۔ فصل کی برداشت کے وقت اپنے مردوں کے ساتھ صبح سے شام تک اپنے کھیت میں کام کرتی ہیں۔ پو پھٹنے سے بہت پہلے چکی پر آٹا پینے کے لئے جاگ اٹھتی ہیں۔ شاذ کوئی گھر ہو جس میں سے چکی کی آواز نہ آرہی ہو۔

دیہاتی بچیاں سکول نہیں جاتیں۔ ہر دیہات میں ایک پرائمری سکول ضرور موجود ہے ہر روز سکول کی پہچان کے لئے سکول کھلتے ہی ایک لمبے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کی دنیا

انٹرنیٹ

سید ظہور احمد شاہ

وحدت کی جانب ایک زبردست قدم

انٹرنیٹ گلوبل ولیج کا لفظ اب عام استعمال ہوتا ہے جس کا آسان مطلب یہ ہے کہ تمام دنیا کے ممالک اور لوگ اب اتنا قریب آچکے ہیں کہ کسی ملک میں ہونے والا واقعہ 'خبر' حادثہ 'یا ایجاد منٹوں میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچ جاتی ہے۔ اور ہمیں اس صورت حال تک پہنچانے میں سب سے بڑا کردار انٹرنیٹ نے کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ہر گھر میں انٹرنیٹ اسی طرح اور اسی آسانی سے استعمال ہونے لگے گا جس طرح کہ آج آپ اپنے گھر میں ٹی۔وی کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی مفید اور کار آمد ایجاد ہے جس کے ذریعے معلومات اور اطلاعات انتہائی تیزی کے ساتھ آپ تک پہنچ جاتی ہیں۔

ابتدا کب ہوئی 1989ء میں امریکہ کے محکمہ دفاع نے اپنی ضروریات کے تحت اس منصوبہ کی ابتدا کی۔ ابتدائی تجربہ صرف چار کمپیوٹروں پر کیا گیا جو ایک دوسرے سے طویل فاصلے پر رکھے گئے۔ اور ان میں سے ہر ایک کو نوڈ کا نام دیا گیا۔ جب یہ تجربہ کامیاب ہو گیا اور اس کا علم دوسرے سائنس دانوں اور یونیورسٹوں کو ہوا تو انہوں نے بھی اس میں دلچسپی ظاہر کی اور جلد ہی یہ سہولت حاصل کرلی۔ اور اس وقت سے فوج کے علاوہ سول اداروں نے بھی اس پر تحقیق شروع کردی اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کی تگ ودو میں لگ گئے۔ اور اس میں جلد جلد ترقی شروع ہو گئی اور اسی تیزی سے اس کو استعمال کرنے کی دوڑ شروع ہو گئی اور آخر کار امریکہ کی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن نے اس بڑھتے ہوئے ہجوم کو قابو کرنے کے لئے اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے 1990ء میں پانچ سپر کمپیوٹروں کی مدد سے این۔ایس۔ایف نیٹ کی بنیاد رکھی۔ لیکن جلد ہی یہ نیا نیٹ بھی کافی ثابت نہ ہوا اور پھر تجارتی اور غیر تجارتی نوعیت کے نیٹ ورکس میدان میں آنا شروع ہو گئے۔ اور اس طرح "این ایس ایف نیٹ" کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور بالاخر انٹرنیشنل نیٹ ورک وجود میں آیا۔ جسے آج ہم سبھی انٹرنیٹ کے نام سے جانتے ہیں۔

انتہائی تیز رفتاری جس تیز رفتاری سے اور جتنی جلدی انٹرنیٹ نے ترقی کی ہے اور مقبولیت حاصل کی ہے اتنی تیزی کسی بھی دوسری ایجاد یا ٹیکنالوجی کے حصے میں نہیں آئی۔ اور یہ مزید ترقی کی راہ پر مزید تیزی سے گامزن ہے۔ انٹرنیٹ کی مقبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بتایا جاتا ہے کہ ہر چھ ماہ بعد اسے استعمال کرنے والوں کی تعداد دگنی ہو جاتی ہے۔

انٹرنیٹ کے فائدے

انٹرنیٹ دنیائے ابلاغ (Communication) میں تیز ترین رابطے کا ذریعہ ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ایک مثال آپ کی مدد کرے گی۔

یونیورسٹی میں داخلہ آپ ایک طالب علم ہیں اور ملک میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے کسی دوسرے ملک کی یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو آج بھی اکثر کو یہی کرنا ہو گا کہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آپ کو مختلف ملکوں کے قونصل خانوں یا ثقافتی مراکز کی لائبریریوں سے معلومات حاصل کرنی ہوں گی پھر جہاں آپ نے داخلہ لینا ہے اس غیر ملکی یونیورسٹی سے خط وکتابت کرنی ہو گی اور اس میں کم سے کم کئی ہفتے یا مہینے بھی لگ سکتے ہیں۔ لیکن انٹرنیٹ کے ذریعے آپ زیادہ سے زیادہ گھنٹہ دو گھنٹے میں دنیا کی کسی بھی یونیورسٹی کالج یا کمپنی کے بارے میں بھرپور معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن ٹھہریئے اس میں صرف ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ جس ادارے سے آپ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس ادارے نے مطلوبہ معلومات پہلے سے ویب سائٹ (Website) کو مہیا کر رکھی ہوں۔

لوازمات انٹرنیٹ کے لوازمات میں آپ کے پاس مناسب کمپیوٹر' ٹیلی فون لائن ہونا ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی کسی انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرنے والے ادارے کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ آپ ادارے سے رجوع کریں اس سے آپ مزید تمام معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

ای۔ میل انٹرنیٹ کا ایک استعمال ای۔میل کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ اور انٹرنیٹ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر ایک امریکی کمپنی نے امریکہ کے تمام بڑے ہوائی اڈوں کے باہر ٹیلی فون بوتھ کی طرز پر "ای۔میل۔بوتھ" لگانے کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ اس طرح کوئی بھی شخص جہاز سے اتر کر اپنے دور دراز رہائش پذیر اہل خانہ کو اپنی خیریت سے بآسانی مطلع کر سکتا ہے۔ بیرونی کال کی نسبت سے ای میل پر اخراجات بھی بہت کم آتے ہیں۔ اور بسا اوقات تو اس کا خرچ ڈاک خرچ سے بھی کم ہوتا ہے۔ فی الحال اس کا معاوضہ صرف 25 سینٹ فی منٹ رکھا گیا ہے۔ جس تیزی سے ہمارے ملک میں بھی انٹرنیٹ کی مقبولیت بڑھ رہی ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ جلد ہی یہاں بھی امریکہ کی طرح ایسے ہی "ای۔میل۔بوتھ" کا استعمال شروع ہو سکے گا۔

عالمی پس منظر

کسووو میں سربوں کے مظالم

کسووو یوگوسلاویہ کا ایک صوبہ ہے۔ اس میں 90 فی صد آبادی البانوی نژاد مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ 1989ء تک یہ صوبہ نیم آزاد تھا۔ لیکن اس کے بعد یوگوسلاویہ کے لیڈر سلوبوڈان مائیلوسیوک نے اس صوبہ میں بیس ہزار کے قریب پیراملٹری پولیس متعین کردی جس نے جَور وظلم کا بازار گرم کردیا۔ جس پر کسووو کے لوگ بھی خود حفاظتی کے لئے میدان میں اتر آئے اور اس وقت سے ایک سرد جنگ کی حالت چلی آرہی تھی لیکن نومبر 1997ء میں اس نے کسووو میں قتل وغارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر ہجرت پر مجبور کر دئے گئے ہیں اور تقریباً پانچ ہزار لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور سینکڑوں کو تہ تیغ کر دیا گیا ہے۔ جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ کئی گاؤں اس وقت تک خالی ہو چکے ہیں اور یوگوسلاویہ دراصل اس کوشش میں ہے کہ بوسنیا والا ڈرامہ یہاں بھی دوہرایا جائے اور البانوی نژاد لوگوں کو یہ علاقہ چھوڑنے اور خالی کرنے پر مجبور کر دیا جائے۔ صحافیوں نے ایک گاؤں دیکھا جس کا نصف حصہ تقریباً تباہ وبرباد ہو چکا ہے۔ اور کوئی ذی روح ان میں باقی نہیں رہ گیا ہے۔

کسووو کے البانوی نژاد باشندوں کے لیڈر ابراہیم روگووا نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ کی طرف سے چلائی جانے والی مہم کا مقصد ہی کسووو کے مسلمانوں کا نسلی خاتمہ ہے۔ جیسا کہ پہلے وہ بوسنیا میں عمل میں لا چکے ہیں۔

مغربی ممالک خوف زدہ ہیں کہ یہ واقعات پھر کہیں بلقانی جنگ میں تبدیل نہ ہو جائیں اور وہ یوگوسلاویہ کے صدر کو مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ ابراہیم روگووا سے گفت وشنید کریں تاکہ اس مسئلہ کا حل مذاکرات کے ذریعہ نکالا جاسکے۔

کسووو سے ملحقہ یونان کے صوبہ مقدونیہ میں بھی مسلمان اقلیت میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور خطرہ ہے کہ وہ بھی اس جھگڑے میں ملوث نہ ہو جائے۔ اور اگر ایسا ہوا تو اس خانہ جنگی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ اور ہمسایہ ممالک سربیا' البانیہ' یونان' بلغاریہ بلکہ ترکی بھی اس میں دخل انداز ہو سکتے ہیں اور اس طرح ایک بڑی بلقانی جنگ کا منظر پیدا ہو سکتا ہے۔

اب 26 یوروپی ممالک نے یوگوسلاویہ پر زور دیا ہے کہ وہ صوبہ کسووو میں آباد البانوی نژاد باشندوں پر سرب فوج کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم بند کرائے۔ ان ملکوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر سرب فوج نے عوام پر مظالم بند نہ کئے تو وہ یوگوسلاویہ کے خلاف سخت اقدام کریں گے۔ انہوں نے یوگوسلاویہ پر واضح کیا ہے کہ کسووو کا مسئلہ طاقت سے نہیں بلکہ مذاکرات سے حل کیا جائے۔ جبکہ سربیا کے نائب وزیر اعظم جو مذاکرات کے لئے کسووو پہنچے ہیں نے کہا ہے کہ مذاکرات آزادی پر نہیں بلکہ مراعات پر ہو سکتے ہیں دوسری طرف کسووو کے عوام کے لیڈر ابراہیم روگووا نے اپنے اس عزم کا ادعا کیا ہے کہ آزادی کے سوا ہم کچھ نہیں چاہتے۔

اس سے پہلے امریکہ روس برطانیہ فرانس اور اٹلی کے وزراء خارجہ نے اپنے لندن کے اجلاس میں یوگوسلاویہ پر پابندیاں لگانے کا جو اعلان کیا تھا۔ یوروپی کونسل نے اس کی توثیق کرتے ہوئے انتباہ کیا ہے کہ اگر یوگوسلاویہ نے کسووو کا مسئلہ پوری سنجیدگی سے جلد از جلد حل نہ کیا تو پھر سخت اقدامات کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔

دریں اثناء کسووو کے تمام شہروں میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو چکے ہیں جس میں پچاس ہزار سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی اور حکومت کے ظلم کے خلاف احتجاج کیا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی کسووو میں تمام متحارب فریقوں سے کہا ہے کہ وہ حتی الامکان خونریزی سے گریز کریں۔ اور تمام فریق مذاکرات کے ذریعے بحران کا پرامن حل تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ روسی سفیر برائے اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ روس کسووو میں حالات معمول پر لانے کے لئے جو بھی کر سکتا ہے اس سے گریز نہیں کرے گا۔ تاہم اس کے لئے اکیلا روس کچھ نہیں کر سکتا بلکہ تمام عالمی برادری کو اس سلسلے میں کوشش کرنی ہو گی۔ دوسری طرف بلغراد میں برطانوی سفیر نے یوگوسلاویہ کو خبردار کیا کہ اگر اس نے کسووو میں حالات بہتر نہ بنائے تو اس پر مزید پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ عالمی برادری کسووو کی آزادی کی حمایت نہیں کرے گی۔

بقیہ صفحہ 5

بانس پر قومی پرچم لہرایا جاتا ہے بچے بڑے شوق سے سکول آتے ہیں۔ بچے بہت ذہین ہیں۔ رات کو عشاء کی عبادت کے بعد چھوٹے چھوٹے بچے اور نوجوان آکر بیٹھتے خوب مزے مزے کی باتیں ہوتی رہتیں جب وہ اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں اپنا سبق سناتے تو بڑا مزا آتا کبھی صفائی کے بارہ میں بات ہوتی کبھی کلاس میں بیٹھنے کے طریقے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا۔ والدین کی خدمت اور حقوق کے بارہ میں گفتگو کے آداب' ہمسائے کے حقوق وغیرہ وغیرہ غرضیکہ ہر موضوع پر بات ہوتی بڑی غور سے باتیں سنتے اور بہت خوش ہوتے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے واقعات بڑے دلچسپ بہت ہیں مگر ایک واقعہ نمونہ کے طور پر تحریر میں لاتا ہوں میں ایک روز ایک کنویں پر اپنے کپڑے دھونے اور نہانے کے لئے گیا دوپہر کا وقت تھا کچھ گرمی بھی محسوس ہو رہی تھی دو چھوٹے چھوٹے بچے کنویں پر اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لئے آئے پیاس سے چہرہ سوکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا۔ حلق سے آواز، بمشکل باہر نکلتی تھی اپنا ہاتھ منہ دھویا آکر بڑے آداب کے ساتھ ملے اور ہاتھ ملایا پھر خود پانی پیا اور اپنی بکریوں کو پانی پلا کر بکریوں کو چرانے جنگل کی راہ لی۔ تیز صحرائی ہوا چل رہی تھی۔ میرا خالی پلاسٹک کا تھیلا ہوا میں اڑ کر جنگل کی راہ لے گیا۔ میں اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنے ٹھکانے پر جو کہ کنویں سے دو کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا چلا آیا۔ اگلے دن شام کے وقت میں اس کنویں سے گذر رہا تھا تو ایک بچہ دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور اپنی جیب سے تھیلا نکال کر مجھے دیا اور کہا یہ آپ کا ہے اور کل جنگل میں مجھے ملا تھا۔ میں بہت حیران ہوا کہ اتنا چھوٹا بچہ کس طرح سنبھال کے تھیلا مالک کے سپرد کر رہا ہے۔ میں نے اس کا شکریہ ادا کیا پیار سے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خاندان میں سے دو معلم بن چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان معلمین کو زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق بخشے آمین۔

اس خاندان کے ہی ایک اور نوجوان کا پر خلوص واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ سلسلہ سے کس طرح وابستہ ہو چکے ہیں۔ میں گذشتہ تین چار سال سے اسہال اور پیچش کی بیماری میں مبتلا تھا تھر کا پانی موافق نہ آیا مرض بڑھ گیا۔ بہت کمزوری ہو گئی پھر بخار نے آلیا۔ میری اس حالت کو دیکھ کر اس خاندان میں سے ایک نوجوان دور سے صاف قدرے میٹھا پانی لے آتا اور پھر اسے ابال کر مجھے دیتا صبح کا ناشتہ تیار کر کے دیتا۔ تمام برتن دھو کر پھر اپنے کھیت میں کام کے لئے جاتا۔ ایک صبح وہ ضروری کام کے لئے کسی گاؤں چلا گیا۔ میری حالت کچھ سنبھل چکی تھی میں نے ناشتہ تیار کیا میں برتن صاف کر رہا تھا کہ وہ نوجوان آیا اور بڑی لجاجت اور معذرت سے کہنے لگا بھائی میں آپ کے پاس وقت پر نہیں پہنچ سکا ہوں مگر ابھی تک گھر نہیں گیا سیدھا آپ کے پاس آگیا ہوں تاکہ آپ کا ناشتہ تیار کروں میں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے کچھ افاقہ تھا ناشتہ میں نے خود تیار کر لیا ہے۔

نومبر کے آخری دن تھے میں جب واپس گھر آنے لگا۔ تو رات کو یہ نوجوان میرے پاس کافی دیر تک رہا۔ بہت اداس دکھائی دیتا تھا جب جدا ہونے لگا تو بھرائی ہوئی آواز میں کہنے لگا "واپس کب آؤ گے" میں نے اگلی صبح سات بجے اس گاؤں سے دس میل دور کوچ کے سٹاپ پر پہنچنا تھا کوئی سواری میسر نہ تھی سوائے اونٹ کے۔ پھر کوئی لے جانے والا بھی نہ تھا کیونکہ یہ دن یہاں کے لوگوں کے فصل برداشت کے ہوتے ہیں ہر ایک اپنے اپنے کھیتوں میں کام کاج میں مصروف تھا۔ ایک دس بارہ سال کا بچہ میرے پاس آیا کہنے لگا کہ میں آپ کو کوچ سٹاپ پر چھوڑ آتا ہوں میں نے کہا کہ آپ چھوٹے بچے ہیں۔ سردی ہے دوسرا یہ کہ رات کا سفر ہے کہنے لگا جو کچھ بھی ہو میں آپ کو چھوڑ آؤں گا صبح 4 بجے اونٹ لے کر آگیا۔ سر سے ننگا بدن پر صرف شلوار قمیض۔ یہ حالت دیکھ کر اس کو میں نے اپنا کوٹ دیا۔ میں اس چھوٹے سے بچے کے ساتھ صحرا کے سفر میں روانہ ہوا۔ سردی بھی تھی اور پھر اونٹ کا سفر۔ بہت مشکل لمحات تھے اس مشکل سفر سے مجھے خوف بہت تھا کہ بچہ کہیں رستہ نہ بھول جائے۔ دعاؤں کے ساتھ ہم دونوں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے تین گھنٹے مسلسل سفر کرتے ہوئے سوا سات بجے ہم کوچ سٹاپ پر پہنچے میں نے اس بچہ کا شکریہ ادا کیا جب واپس گھر جانے کے لئے بچہ اپنے اونٹ پر سوار ہونے لگا اور اپنے معصومانہ لہجہ میں کہنے لگا "واپس کب آؤ گے" آج جب ان واقعات کو یاد کرتا ہوں تو دل کی گہرائی سے دعائیں نکلتی ہیں یا الٰہی یہاں کے باسیوں کی مشکلات سے پر زندگیاں، آسانیوں میں بدل دے ان کے اخلاص کو اور بڑھا دے ان کے دلوں کو نور ایمان سے منور کر دے اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

ماہنامہ انصار اللہ کے بارے میں چند ضروری گذارشات

○ 1۔ ماہنامہ انصار اللہ کی اپنی تعلیمی اور تربیتی افادیت کے پیش نظر اس کا ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا ضروری ہے۔

2۔ تمام انصار بھائی خود بھی اس کے خریدار بنیں اور دوسروں کو بھی بنائیں۔

3۔ مالی وسعت رکھنے والے انصار اپنے ایسے بھائیوں کے نام جاری کرائیں جو مالی وسعت نہ رکھتے ہوں مگر پڑھنے کے خواہش مند ہوں۔

4۔ مالی وسعت نہ رکھنے والے انصار بھائی بھی اگر باقاعدگی سے رسالہ پڑھنے کے خواہش مند ہوں تو ہمیں تحریر کریں ان کے نام بھی رسالہ جاری کر دیا جائے گا۔

5۔ تمام زعماء مجالس۔ زعماء اعلیٰ مجالس۔ ناظمین اضلاع و علاقہ سے گذارش ہے کہ وہ رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے بھرپور مساعی عمل میں لائیں اور 31۔ مارچ تک اپنے اپنے ٹارگٹ پورے کریں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

تقرر نمائندہ خصوصی ماہنامہ انصار اللہ برائے علاقہ لاہور

○ (اضلاع۔ لاہور۔ قصور۔ اوکاڑہ۔ شیخوپورہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کے لئے مکرم عبدالمالک صاحب کو علاقہ لاہور کے لئے نمائندہ خصوصی مقرر کیا گیا ہے۔ تمام انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ توسیع اشاعت ماہنامہ انصار اللہ کے سلسلہ میں ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان)

✿ ❀ ✿

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محب الرحمٰن درد صاحب ابن مکرم حبیب الرحمٰن درد صاحب کو ٹورانٹو کینیڈا میں مورخہ 8۔ مارچ 1998ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام سارہ درد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی پہلی پڑپوتی، مکرم خالد سعید بٹ صاحب آف کراچی کی نواسی اور محترم مولانا محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ کی پڑنواسی ہے۔

بچی کی درازی عمر، نیک، صالح اور نافع الناس ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ کو 98-2-14 کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام ماہ نور ایمن تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی مکرم رانا عطاء اللہ صاحب حال لندن کی پوتی اور مکرم رانا حمید اللہ صاحب حال جرمنی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر، سعادت مند بنائے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم بشارت احمد سلطان صاحب کارکن دفتر الفضل ابن مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب محلہ ناصر آباد غربی ربوہ کا نکاح مورخہ 98-3-9 کو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے بعد عصر بیت السلام (ناصر آباد غربی) میں بعوض حق مہر آٹھ ہزار روپے حق مہر پر بہمراہ محترمہ سمیرا غفور صاحبہ بنت مکرم غفور احمد صاحب آف سیالکوٹ پڑھا۔ اگلے روز شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ مورخہ 98-3-11 کو دعوت ولیمہ (بصورت چائے) کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر دعا محترم چوہدری سلطان احمد صاحب نے کروائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ بیگم مکرم جنرل نذیر احمد صاحب (وفات یافتہ) لاہور چھاؤنی۔ مختصر علالت کے بعد 21۔ فروری 98ء کو وفات پا گئی ہیں۔

ان کا جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پڑھایا اور تدفین ماڈل ٹاؤن کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔

موصوفہ مکرم کرنل نصر اللہ خان صاحب (وفات یافتہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان کے چھوٹے بیٹے مکرم ظفر نذیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے داماد ہیں۔

احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صفی الرحمان خورشید سنوری صاحب مربی سلسلہ و مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امتہ النصیر صاحبہ زوجہ مکرم قریشی رشید احمد صاحب (بنت محترم حکیم حفیظ الرحمان صاحب سنوری) مورخہ 98-3-11 کو جرمنی میں بعمر 65 سال وفات پا گئیں۔ ناصر باغ جرمنی میں 98-3-13 کو جنازہ پڑھا گیا۔ بعد ازاں انکا جسد خاکی ان کے بیٹے مکرم منیر احمد صاحب و منصور احمد صاحب ربوہ لائے۔ مورخہ 98-3-16 کو صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لان میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمان رفیق صاحب نے دعا کروائی۔

موصوفہ کو بطور صدر لجنہ اماء اللہ بنی سرروڈ سندھ خدمت کی نمایاں توفیق ملی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی شیزان انٹرنیشنل بند روڈ لاہور کی سکوٹر کے ایکسیڈنٹ میں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ ٹانگ پر پلستر لگا دیا گیا ہے تکلیف بہت زیادہ ہے۔

○ مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کے سسر مکرم محمد اسحاق صاحب کو پچھلے ہفتہ کوئٹہ میں دل کا اٹیک ہوا تھا اور ہسپتال میں داخل رہے۔

اعلان

○ 1۔ پاکستان سٹڈی سینٹرز مندرجہ ذیل مختلف یونیورسٹیوں میں قائم ہیں۔

1۔ بلوچستان یونیورسٹی۔ 2۔ کراچی یونیورسٹی۔ 3۔ پشاور یونیورسٹی۔ 4۔ پنجاب یونیورسٹی۔ 5۔ سندھ یونیورسٹی۔

2۔ ایریا سٹڈی سینٹرز ان پبلک یونیورسٹیوں میں قائم ہیں۔

1۔ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد (افریقہ و شمالی اور جنوبی امریکہ)۔ 2۔ پشاور یونیورسٹی (وسطی ایشیا)۔ 3۔ کراچی یونیورسٹی (یورپ)۔ 4۔ سندھ یونیورسٹی (مشرق بعید و جنوبی ایشیا)۔ 5۔ بلوچستان یونیورسٹی (مشرق وسطی و عرب ممالک)۔ 6۔ پنجاب یونیورسٹی (جنوبی ایشیا)

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بھارت کے صدر کے آر نرائن نے ہندو انتہا پسند جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے پارلیمانی لیڈر اٹل بہاری واجپائی کو وزیراعظم کے عہدے کے لئے نامزد کردیا ہے۔ واجپائی اور اُن کی کابینہ جمعرات کو حلف اٹھائے گی۔ واجپائی 10 دن میں اعتماد کا ووٹ لیں گے۔ اگر اکثریت ثابت نہ کرسکے تو مستعفی ہو جائیں گے۔ بی جے پی کو 267 اور کانگریس متحدہ محاذ کو 263 ارکان کی حمایت حاصل ہے۔

○ بھارت میں انتہا پسند ہندو جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر واجپائی کی بطور وزیر اعظم نامزدگی کے بعد بھارت کی اقلیتیں اور ہمسایہ ممالک پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں۔ بی جے پی نے بابری مسجد کے معاملہ اور بمبئی میں 3 ہزار مسلمانوں کو شہید کیا تھا مزید 36 مساجد شہید کرنے کا پروگرام ہے۔ بی جے پی کا موقف ہے کہ بھارتی مسلمان ہندو بن جائیں یا پاکستان اور بنگلہ دیش چلے جائیں۔

کویت کی 15 رکنی کابینہ نے وزیر اطلاعات کی طرف سے ملک میں اسلام مخالف کتابیں لانے کے خلاف استعفیٰ دے دیا ہے۔ امیر کویت نے تمام استعفے قبول کر لئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ دنیا بھر کی حکومتیں انسانی حقوق کی پامالی روکیں۔ آج ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کل تنازعات کو جنم دیں گی۔

مشرق وسطیٰ میں ریت کے شدید طوفان سے کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔ لبنان۔ اردن اور دوسرے ملکوں میں اندھیرا چھا گیا۔ گذشتہ 50 سالوں میں یہ شدید ترین طوفان تھا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق 4۔ افراد ہلاک اور 29 زخمی ہو گئے۔

افغانستان میں جنگ بند ہو گئی ہے۔ ایک بڑی طاقت نے مداخلت کر کے دونوں گروپوں میں لڑائی بند کروائی ہے۔

برطانیہ میں بینک آف انگلینڈ نے حبیب بینک کی چار برانچوں کو برطانیہ میں بے ضابطگیوں کا سراغ ملنے پر بند کرنے کا حکم دیا ہے۔

امریکہ نے مطالبہ کیا ہے کہ عراق مہلک ہتھیار تلف کرنے کے ثبوت پیش کرے۔ صرف تلاشی کافی نہیں ہے۔

سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے کہا ہے کہ ایران عرب تعلقات میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔

اسرائیل کا ایک جنگی ہیلی کاپٹر سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ حادثہ میں فضائیہ کا ماہر جنرل اور پائلٹ ہلاک ہو گیا۔

تھائی لینڈ نے بھی امریکہ سے طیاروں کی رقم کی واپسی کا مطالبہ کر دیا ہے۔

سنگاپور میں 200 سے زائد غیر قانونی تارکین وطن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

ملکی خبریں

○ چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس اجمل میاں پر مشتمل سپریم کورٹ کے سات رکنی بنچ نے آئین میں تیرہویں ترمیم کالعدم قرار دینے کی درخواست مسترد کرتے ہوئے درخواست گذار ایڈووکیٹ اقبال حیدر کو 10 ہزار روپے جرمانے کی سزا بھی سنائی ہے۔ درخواست میں اسمبلی توڑنے کے لئے صدر مملکت کے اختیار کو بحال کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سخت فیصلوں کا وقت آپہنچا ہے۔ مزید انتظار نہیں کروں گا۔ تھرمل معاہدے کرنے والوں کو معافی نہیں ملے گی۔ بے نظیر دور کے معاہدے ختم نہ ہوئے تو [illegible] معاشی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ عوام بجلی [illegible] نہیں دے سکتے۔ تھرمل معاہدوں کا از سر نو جائزہ لیا جائے گا۔ نظر ثانی کے لئے ورلڈ بینک اور [illegible] ایم ایف سے رجوع کریں گے۔ بلدیاتی الیکشن [illegible] پر ہوں گے۔ سلامتی کونسل سے بھارتی دہشت گردی کا نوٹس لینے کی اپیل کر دی گئی ہے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب نے بی بی سی سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام ایجنسیوں نے بھارت کے حوالے سے پاکستان میں ہونے والے بم دھماکوں کے ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔ اور دہشت گردوں نے اس کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔ ہمیں مطلع کیا گیا تھا کہ لاہور۔ ملتان۔ سکھر سمیت مختلف شہروں میں بم دھماکے ہوں گے۔

○ وزیر خارجہ گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب مسائل کے حل کے لئے بامقصد مذاکرات ہونے چاہئیں۔ امید ہے نئی بھارتی حکومت اس کی راہ ہموار کرے گی۔

○ احتساب بیورو کے چیئرمین سینیٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ برطانیہ میں بھٹو خاندان کے 7 اکاؤنٹس اور 6 جائیدادیں پکڑی گئی ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ کسی ملازم کو نوٹس دیئے بغیر برطرف نہ کیا جائے۔ پی آئی اے ادارے سے نکالے گئے 200 ملازمین کی برطرفی کے احکامات واپس لے۔ اور حتمی فیصلہ سے قبل انہیں قواعد و ضوابط کے مطابق اظہار وجوہ کا نوٹس دے۔

○ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی نے ایم اے انگریزی پارٹ ون / ایم اے ماس کمیونیکیشن اور ایم اے عربی کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل وزیر داخلہ سرتاج عزیز اور مسلم لیگ (ن) کے مرکزی عہدیدار مرکزی وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) اور مسلم لیگ (ج) کے ادغام کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ "لوٹے" اتحاد سے باہر رہیں گے۔ ادغام کا فیصلہ ایک دو روز میں کر دیا جائے گا۔ مشاہد حسین نے بتایا کہ مسلم لیگ (ج) کے صدر اسد جونیجو سے اتحاد کی بات چیت ہو رہی ہے۔

○ سرتاج عزیز وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان میں بم دھماکے بند کرا دے ورنہ اسے خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

○ حکومت نے آٹے کی بوری میں 4 روپے کا اضافہ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ 20 کلو تھیلے کی قیمت 158 روپے اور بوری کی قیمت 608 روپے مقرر کی گئی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ چیف احتساب کمشنر کی حیثیت کمزور کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہیں نیم عدالتی اختیار حاصل ہیں۔

○ صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ملک میں مارشل لاء کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دوسروں کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ جو تعلیم برائیوں سے نہ روکے ایسی تعلیم سے جاہل انسان بہتر ہیں۔ اگر ہم نے 50 برسوں میں بچوں کو صحیح تعلیم دی ہوتی تو شاید اتنی بدصورت حال نہ ہوتی۔ دہشت گردی کا قانون بنا ہوا ہے۔ ہائی کورٹ نے ترامیم کے لئے کہا ہے۔ ترامیم کب ہوں گی۔ مجھے علم نہیں۔

○ کراچی کے وسطی ضلع لیاقت آباد میں ایم کیو ایم کے ایک کارکن کی ہلاکت کے بعد ہنگامے شروع ہو گئے۔ جلاؤ گھیراؤ اور مورچہ بند فائرنگ ہوتی رہی۔ مسلح افراد نے مسافر اتار کر تین بسوں کو آگ لگا دی۔ سولجر بازار میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر ڈاکوؤں نے کئی بسوں اور ویگنوں کو لوٹ لیا ہے۔ ڈاکو کئی گھنٹے تک واردات کرتے رہے۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سرکاری اداروں کی کارکردگی صفر ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر آگے آئے۔ ہم کاغذی سکولوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ ملک میں ٹیکنیکل تعلیم کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو ہنرمند بنانے والے اداروں کو رقم اور زمین دے دیں گے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ملک کے تمام ادارے تباہ ہو چکے ہیں۔ عوام کا عدلیہ انتظامیہ اور سیاسی اداروں سے اعتماد اٹھ چکا ہے۔ ملک کا سماجی اقتصادی نظام خرابیوں کا شکار ہے۔ اداروں میں بدعنوانی سرایت کر چکی ہے۔ نفسا نفسی کا دور دورہ ہے۔ یہ صورت حال ملکی ترقی کے لئے خطرناک ہے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز ۔ رضوان فوڈز ۔ تازہ اور خالص غذا!
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا
• بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی جانچ کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔ دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف